Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

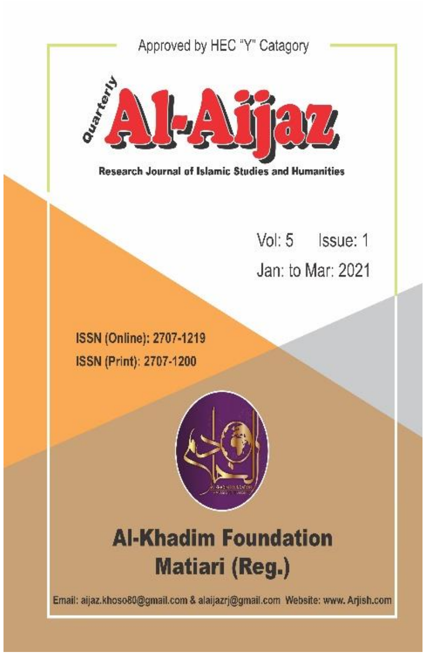

TOPIC:

An Analytical Study of the Rights Granted to the Accused during the Trial under ICCPR 1966

AUTHORS:

1. Aisha Jadoon, Ph.D Scholar, Hi-Tech University, Texila.
Email: a_jadoon82@yahoo.com
2. Dr. Ali Asghar Chusti, Chairman, Department of Uloom Islamiya, Hi-Tech University, Texila.

How to cite:
Jadoon, A., & Chusti, A. A. (2021). U-4 An Analytical Study of the Rights Granted to the Accused during the Trial under ICCPR 1966. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(1), 46-56. https://doi.org/10.53575/u4.v5.01(21).46-56

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/178

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 46-56

Published online: 2021-03-15

QR Code

آئی سی سی پی آر 1966(ICCPR)
کے تحت ٹرائل کے دوران ملزم کو حاصل ہونے والے حقوق کا تجزیاتی جائزہ

An Analytical Study of the Rights Granted to the Accused during the Trial under ICCPR 1966

Aisha Jadoon*
Dr. Ali Asghar Chusti**

Abstract
The ICCPR 1966 is an important international human rights treaty that provides a number of protections for civil and political rights. The Charter was adopted by the United Nations General Assembly in 1966 and came into force in 1976. July 2020 So far, the agreement has been ratified by 171 countries. The newly liberated states of Africa and the Caribbean, together with the ICCPR, the Universal Declaration of Human Rights and the International Covenant on Economic, Social and Cultural Rights, are considered international human rights bills. The ICCPR obliges countries that ratify the agreement to ensure the protection of fundamental human rights, such as the right to life and human dignity, equality before the law, freedom of expression, the right to assembly and other rights also. ICCPR guarantees the fair trial for the accused in three stages i.e. Rights before trial, during trial and after trial. This article appraises the analytical study of the rights granted to the accused during the trial.
Keywords: Accused, ICCPR, Fair Trial, Shariah.

تعارف:

آئی سی سی پی آر ICCPR 1966 انسانی حقوق کا ایک اہم بین الاقوامی معاہدہ ہے، جو شہری اور سیاسی حقوق کے لیے کئی تحفظات فراہم کرتا ہے۔اس میثاق کو یونائیٹڈ نیشن جنرل اسمبلی نے 1966 میں ایڈاپٹ کیا اور 1976 میں اس کا نفاذ ہوا۔جولائی 2020 تک اس معائدے کی توثیق 171 ممالک کر چکے ہیں۔بشمول افریقہ اور کیربین کی نئی آزاد شدہ ریاستوں کے،آئی سی سی پی آر،انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ اور اقتصادی سماجی اور ثقافتی حقوق کے بین الاقوامی میثاق کے ساتھ مل کر،انسانی حقوق کا بین الاقوامی بل سمجھا جاتا ہے۔آئی سی سی پی آر ان ممالک کو پابند کرتا ہے جنھوں نے اس معاہدے کی توثیق کی ہے کہ وہ بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائیں جیسے زندگی کا حق اور انسانی وقار، قانون کے سامنے مساوات،آزادی رائے، اجتماع کا حق، اور انجمن کی آزادی، مذہبی آزادی اور اذیت ناروا سلوک، صنفی مساوات، عادلانہ سماعت کا حق اور دیگر حقوق کا تحفظ شامل ہے۔یہ میثاق حکومتوں کو اس امر پر مجبور کرتا ہے کہ وہ انتظامی، عدالتی اور قانونی ایسے اقدامات کریں جو معائدے میں بیان کردہ حقوق کے تحفظ اور مناسب مداوا کی فراہمی کو یقینی بنائے۔اس میثاق کے دو اختیاری پروٹوکول بھی ہیں۔پہلے اختیاری پروٹوکول کے ذریعہ متاثرین جو انسانی حقوق کی پامالیوں کا شکار ہونے کا دعویٰ کریں ان کی شکایات کو سنا جائے گا۔ ہیومن

* P.hd Scholar, Hi-Tech University, Texila.
Email: a_jadoon82@yahoo.com
** Chairman, Department of Uloom Islamiya, Hi-Tech University, Texila.

رائٹس کمیٹی جو اس میثاق کے ذریعہ قائم کی گئی ہے، متاثرین سے شکایات وصول کرنے، ان پر غور کرنے اور سننے کا دائرہ اختیار رکھتی ہے۔ پہلا اختیاری پروٹوکول اس میثاق کے ساتھ ہی عمل میں آیا۔اس پروٹوکول میں فی الحال 35 دستخط کنندگان اور 115 پارٹیاں ہیں۔جب کہ دوسرے اختیاری پروٹوکول کا مقصد سزائے موت کو ختم کرنا ہے۔اس کو 11 جولائی 1991 کو نافذ کیا گیا تھا اور اس وقت اس میں 37 دستخط کنندگان اور 81 جماعتیں ہیں۔

انٹرنیشنل کنونشن برائے شہری وسیاسی حقوق کا آرٹیکل 14:

آئی سی سی پی آر کا آرٹیکل 14 عدالتوں میں مساوات اور درست، عادلانہ اور عوامی سماعت کا حق فراہم کرتا ہے۔ایسی سماعت جس کو قابل، آزاد، غیر جانب دار قانونا قائم کردہ ٹریبونل سرانجام دے چاہے فوجداری ٹرائل ہو یا دیوانی ہو اور دیگر دفعات جو پیرا 2 تا 7 پر مشتمل ہیں ان میں وہ کم از کم ضمانتیں موجود ہیں جنکا تعلق ملزم کے خلاف کسی فوجداری الزام کے تعین سے متعلق ہیں۔

ذیل میں ان ضمانتوں کا ذکر کیا جاتا ہے:-

عدالتوں تک مساوی رسائی اور مساوات کا حق

آئی سی سی پی آر کے آرٹیکل 14(1) کا پہلا جملہ یہ قرار دیتا ہے کہ، "تمام لوگ عدالتوں اور ٹریبونلز کے سامنے برابر ہیں"۔یعنی تمام لوگوں کو بلاامتیاز عدالت تک رسائی کا مساوی حق حاصل ہے۔اس دفعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ایک طرف اگر تمام مذاہب، زبانوں، اقوام ،رنگ ونسل ودیگر امور کی بنیاد پر علیحدہ علیحدہ عدالتیں قائم کی جائیں تو وہ آرٹیکل 14(11) کی خلاف ورزی ہے جبکہ دوسری جانب اس طرح کی مخصوص عدالتوں کے قیام سے جنکا دائرہ اختیار ایسے تمام افراد تک محیط ہو جن کا تعلق ایک ہی کیٹگری سے ہو جیسے فوجی لوگ تو یہ ایک سلگتا ہوا مسئلہ ہوگا۔ہیومن رائٹس کمیٹی کے مطابق آرٹیکل 14(1) کے تحت اس صورت پر عمل کی ممانعت نہیں ہے جبتک پروسیجرل ضمانتیں جو اس کے لیے وضع کی گئی ہیں ان کو پیش نظر رکھا جائے۔علاوہ ازیں یہ کمیٹی اس امر کی بالکلیہ ممانعت نہیں کرتی کہ فوجی عدالتیں سولین کا ٹرائل نہیں کرسکتیں۔ دوسری طرف یہ ایک عام خیال بھی پایا جاتا ہے کہ فوجی عدالتوں کے ذریعے سولین کا ٹرائل کرنے میں عدالتوں کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھتے ہیں۔اسکی توثیق جہاں کئی انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیموں نے کی ہے وہاں عدلیہ کی آزادی کی بابت بنیادی اصول Basic Principle on the Independence of the Judiciary کی دفعات نے بھی کی ہے۔اس کا پیرا 5 کے مطابق

Everyone shall have the right to be tried by ordinary courts or tribunals using 'established legal procedure

'ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ عام عدالتوں یا ٹریبونلز کے ذریعے اس کا ٹرائل کیا جائے جس میں قائم شدہ قانونی طریقہ کار کو بروئے کار لایا جائے۔'

اگراس آرٹیکل کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس دفعہ نے تو فوجی ٹربیونل کے ذریعے سماعت کی درستگی پر سوال اٹھادیا، ہیومن رائٹس کمیٹی نے بھی اس طرح کے ٹریبونلز کے درست ہونے پر سوالات اٹھائے ہیں۔[1]

آرٹیکل (1)14 کا دوسرا جملہ عادلانہ حق سماعت اور بااختیار، غیر جانب دار، آزاد اور قانونا قائم کردہ ٹربیونل کے ذریعے عوامی سماعت کا حق فراہم کرتا ہے۔اس میں due process of law کے بنیادی عناصر شامل ہیں جو کہ فوجداری مقدمات میں آرٹیکل 14 اور 15 کی دیگر دفعات کے ساتھ مکمل ہوتے ہیں۔

عادلانہ سماعت کا حق: The Right to a Fair Hearing

آئی سی سی پی آر کا آرٹیکل (1)14 پروسیجر اور دیگر ضمانتوں کو محیط ہے جو عادلانہ سماعت کے لیے ضروری ہیں جنکی تفصیل آرٹیکل 14 کے پیرا 2 تا 7 اور آرٹیکل 15 میں موجود ہے[2]۔

تاہم اس حق کا دائرہ وسیع ہے اور آرٹیکل (3)14 کے الفاظ سے اسکو اخذ کیا جاسکتا ہے جو ٹھوس حقوق concrete Rights ہیں جن کو کم از کم ضمانتوں سے تعبیر کیا گیا ہے ان کو ریفر کرتا ہے۔اس لیے اس امر کو دیکھنا ضروری ہے کہ کارروائی کی تمام ضمانتیں جو آرٹیکل (11) 14 کے پیرا 2 تا 7 اور آرٹیکل 15 میں مذکور ہیں انکو پورا کرنے کے بعد بھی آرٹیکل (1)14 میں دیئے گئے شفافیت /عدل کے معیارات تک ٹرائل نہیں پہنچ سکتا۔کسی ٹرائل کی شفافیت کو جانچنے کا اہم ترین اصول principle of equality of arms ہے۔دفاع اور پیروی کے مابین Equality of arms سے مراد یہ ہے کہ فریقین کے ساتھ مساوی طریقے سے ٹرائل کے دوران برتاؤ کیا جائے۔اس میں یہ بھی شامل ہے کہ ملزم کو دفاع یا مشاورتی وقت سے محروم کر دیا جائے اور اسکو اپیل کی سماعت سے نکال دیا جائے جب کہ پروسیکیوٹر موجود ہو۔

"عوامی سماعت کا حق" The Right to a public Hearing

آئی سی سی پی آر کا آرٹیکل (1)14 عوامی سماعت کا حق بھی فراہم کرتا ہے جو فیئر ٹرائل کے بنیادی اجزاء میں سے ہے تاہم مخصوص حالات میں اس کے عمومی اصول سے استثناء بھی موجود ہے[3]۔عوامی سماعت کے حق سے مراد یہ ہے کہ فریقین کی خصوصی استدعا کے بغیر ہی سماعت زبانی اور عوامی طور پر کی جائے۔عدالت کے لیے ضروری ہے کہ عوامی سماعت کے وقت اور جگہ کے بارے میں اطلاع دے۔اور حدود کے اندر اندر عوام میں سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کی حاضری کے لیے مناسب سہولت مہیا کرے جبکہ پبلک میں بشمول پریس کو مکمل یا جزوی ٹرائل سے نکالا جاسکتا ہے ان اسباب کی بناء پر جو آرٹیکل (1)14 میں موجود ہیں لیکن ایسے استثناء کے لیے یہ ضروری ہے کہ یہ عدالت کے فیصلہ کو سامنے رکھ کر دیا جائے۔جو کاروائی کے متعلقہ اصولوں کو مدنظر رکھ کر دیا گیا ہو۔پبلک کو سماعت سے مستثنیٰ قرار دیا جاسکتا ہے "اخلاقی وجوہ" پبلک آڈر یا قومی سلامتی کے پیش نظر یا جب فریقین کی زندگیوںؑ کے تحفظ کے لیے ایسا ضروری ہو یا عدالت کے فیصلے کے مطابق جہاں اعلانیہ سماعت انصاف کی فراہمی کو متعصب بنائے۔عوامی سماعت کے استثناء کے لیے اخلاقی وجوہ بالعموم جنسی جرائم کے مقدمات

میں ہوتے ہیں۔ جبکہ "پبلک آرڈر" کی اصطلاح اس خاص تناظر میں اس طرح بیان کی گئی کہ اسکا تعلق بنیادی طور پر عدالت کے کمرہ (کورٹ روم) کے آڈر سے ہے۔ جبکہ قومی سلامتی سے مراد فوجی رازوں کو محفوظ رکھنا بھی ہو سکتا ہے۔ فریقین کی نجی زندگی سے مراد ان کے گھرانے، والدین اور دیگر رشتہ دار بھی ہو سکتے ہیں۔

بااختیار، آزاد، غیر متعصب ٹریبونل جس کو قانوناً قائم کیا جائے اس کا حق

The Right to a Competent, Independent & Impartial tribunal established by Law

عادلانہ حق سماعت حقیقی معنٰی میں اس وقت ہی حاصل ہو گا جب کارروائی کو ان صفات کی حامل عدالت سرانجام دے۔[4] اس آرٹیکل کی اساسی دلیل یہ ہے کہ تعصب سے بچا جائے جو لازمی طور پر سامنے آسکتا ہے اگر فوجداری جرم کا فیصلہ سیاسی باڈی کرے یا کوئی ادارتی ایجنسی کرے تو تعصب کے امکانات بڑھ سکتے ہیں۔ 'بااختیار' سے مراد ہے کہ اہل شخص subject matter عدالت کا علاقائی دائرہ اختیار مذکورہ کیس میں بشمول اس کے اختیار کے بیان کے قانوناً قائم کردہ عدالت ہو۔ "قانون" سے مراد قانونی نظام میں بالعموم جو قانون ساز باڈی قانون پاس کرتی ہے۔ اس آرٹیکل کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ قانون تک ہر اس شخص کو رسائی ہو جو اس کا subject ہے اور بالعموم اس کا مقصد یہ ہے کہ فوجداری الزام کو ایسی عدالت سنے جو کسی خاص مقدمہ سے پہلے اور آزادانہ طور پر قائم کی گئی ہو تاکہ بالخصوص اس جرم جس کی بابت مقدمہ ہے اس کے لیے بنائی گئی ہو۔ 'خود مختار' ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ عدالت قانون اصلی اور ضابطہ کے مطابق امور کا تعین کر سکے[5]۔ **خود مختاری** میں یہ امر بھی شامل ہے کہ عدالت ہر قسم کے اثر سے محفوظ ہو ایگزیکٹو برانچ کی مداخلت سے بھی اور قانون سازی کے ادارے سے بھی۔ خود مختاری کی چند عملی تدابیر میں عدالتی عہدے پر تعیناتی کے لیے قابلیت کی تخصیص، تعیناتی کی شرائط[6] اور مدت کا ہونا بھی شامل ہے۔ ہر ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ مناسب وسائل مہیا کرے جن کو بروئے کار لا کر عدلیہ اپنے فرائض کو بہتر طریقے سے انجام دے سکے (اصول نمبر، 7) جیسے مناسب تنخواہیں (اصول نمبر، 11) اور مناسب تربیت (اصول نمبر 10) کیس کے احوال کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت کی خود مختاری کو اس کے سماجی گروپ جیسے سیاسی پارٹیوں، میڈیا اور مختلف لابیز کے ساتھ تعلقات سے بھی جانچی جاسکتی ہے۔ **غیر متعصب** ہونے کی جانچ عدلیہ کے طرز عمل اور کیس کے حتمی فیصلہ سے بھی کی جاسکتی ہے۔ تعصب پر اس صورت میں سوال اٹھایا جا سکتا ہے جب جج کاروائیوں میں پیشگی حصہ لے یا کسی فریق سے اس کا تعلق ہو یا کاروائی میں بذات خود اس کا تعلق ہو علاوہ ازیں یہ امر بھی اس معاملے کو مشکوک بناتا ہے جب جج نے ایسا فیصلہ دیا جو فیصلہ سازی پر اثرانداز ہو یا ایسے دیگر اسباب ہوں جو جج کی جانبداری کا اظہار کرتے ہوں۔

بری الذمہ سمجھے جانے کا حق۔The Right to a presumption of Innocence

آئی سی سی پی آر کے آرٹیکل (2)14 کے مطابق ہر وہ شخص جس پر فوجداری جرم کا الزام ہے اس کو یہ حق حاصل ہے کہ قانون کے مطابق مجرم ثابت ہونے تک اس کو بری الذمہ سمجھا جائے۔[7] فیئر ٹرائل کا بنیادی عنصر ہونے کے اعتبار سے بری الذمہ سمجھے جانے سے مراد یہ ہے کہ بار ثبوت فوجداری ٹرائل میں مدعی پر ہوتا ہے اور ملزم کو شک کا فائدہ ہوتا ہے۔

اگرچہ آرٹیکل (2)14 ثبوت کے معیار کی تشریح نہیں کرتا جب کہ یہ بالعموم مسلم امر ہے کہ جرم کو ثابت کیا جائے۔اور ثبوت کا معیار تو ملکی قانون میں بری الذمہ سمجھے جانے کے حق کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔[8] بری الذمہ سمجھے جانے کے حق کا اہتمام نا صرف فوجداری ٹرائل میں کیا جانا چاہیے بلکہ مشتبہ شخص یا ملزم کے لیے پری ٹرائل دورانیے میں بھی اس کا التزام ہونا چاہیے۔ یہ ذمہ داری نا صرف ان افسران پر عائد ہوتی ہے جو کیس میں شامل ہوتے ہیں بلکہ پبلک اتھارٹیز کے لیے بھی ضروری ہے کہ ٹرائل کے نتیجے کو قبل از وقت اخذ کرنے سے اجتناب کرتے ہوئے ملزم کے لیے اس حق کو برقرار رکھیں[9]۔ ملزم کی ٹرائل کے دوران حاضری کو مد نظر رکھنا ضروری ہے "بری الذمہ سمجھنے" کے لیے۔ جیسے یہ متعصبانہ امر ہے کہ ملزم کو ہتھکڑی، زنجیر یا کمرہ عدالت میں قیدیوں کا مخصوص لباس پہنا کر لایا جائے۔

فوجداری الزام کے اسباب و نوعیت کی بابت فوری نوٹس کا حق:-

The Right to prompt notice of the nature and cause of Criminal Charges

کسی بھی فوجداری الزام کی نوعیت کی تعیین میں جو کسی شخص کے خلاف عائد کیا گیا ہے اسکو یہ حق حاصل ہے فوری اور تفصیل کے ساتھ ایسی زبان میں جس کو وہ سمجھ سکتا ہو الزام کی نوعیت اور اسباب سے آگاہ کیا جائے۔[10] اس آگاہی کا مقصد یہ ہے کہ جرم کی نوعیت اور اس کے حقائق و اسباب کو بیان کیا جائے یہ آئی سی سی پی آر کے آرٹیکل (2)9 کے تحت دیئے گئے حقوق جو گرفتاری سے متعلق ہے اس سے زیادہ وسیع ہے۔اس کی دلیل اساسی یہ ہے کہ اتنی معلومات دی جانی چاہیے کہ ملزم دفاع کی تیاری کر سکے۔

دفاع کی تیاری کے لیے مناسب وقت و سہولت کے حصول کا حق:-

The Right to adequate time and facilities for the preparation of a defence

آئی سی سی پی آر کے آرٹیکل (b)(3)14 کے مطابق ہر شخص کو مناسب وقت و سہولیات کے حصول اور اپنے دفاع کی تیاری کے لیے اور اپنی پسند کے وکیل سے رابطہ کرنے کا حق بھی حاصل ہے[11]۔ مناسب وقت و سہولیات کے حصول کا حق نا صرف مدعیٰ علیہ کو حاصل ہے بلکہ اس کے ڈیفنس کونسل کو بھی دفاع کی تیاری کے لیے یہی حق حاصل ہے۔اس کا اہتمام کاروائی کے تمام مراحل میں کرنا ضروری ہے۔[12] لفظ "موزوں" اور مناسب کا مدار تو کاروائی کی نوعیت اور کیس کے حقائق پر ہوتا ہے۔ وہ عوامل جن کو دیکھنا ضروری ہے ان میں کیس کی پیچیدگی ، مدعیٰ علیہ کا شہادت تک رسائی کا ہونا اور ملکی قانون میں کارروائی کو سرانجام دینے کے لیے وقت کی تحدید وغیرہ شامل ہیں۔ سہولیات سے مراد یہ ہے کہ ملزم اور دفاعی کونسل کو مناسب معلومات تک رسائی دی جائے، فائلوں اور دستاویزات جو دفاع کی تیاری کے لیے ضروری ہوں ان تک رسائی ہو اور مدعیٰ علیہ کو یہ سہولت دی جائے کہ وہ کونسل کے ساتھ رازداری سے رابطہ کر سکے۔[13] یورپین کمیشن نے[14] نے فیصلہ دیا کہ اس حق کے مطابق دفاع کے لیے پروسیکوشن فائلز تک رسائی کی اجازت ہے۔ لیکن اس کا تعلق معقول سیکورٹی پابندیوں کے ساتھ ہے۔[15] کسی بھی شخص کا اپنے پسند کے وکیل سے رابطہ کا حق دفاع کی تیاری کے لیے مناسب سہولیات کے حصول کے حق کا اہم ترین عنصر ہے۔

بلاضرورت تاخیر کے بغیر ٹرائل کا حق:- The Right to a Fair Trial without undue delay

آرٹیکل (c)(3)14 کے مطابق ہر شخص کو بلا تاخیر ٹرائل کا حق حاصل ہے یعنی ایسے ٹرائل کا حق جو حتمی فیصلہ دے اور اگر مناسب ہو تو

بلاتاخیر سزادے۔وقت کی تحدید اس وقت شروع ہو جاتی ہے جب ملزم یا مدعیٰ علیہ کو یہ خبر دی جائے کہ اتھارٹیز اس کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے اقدامات کر رہی ہیں[16]۔ حد سے زیادہ تاخیر کا مدار کیس کے حقائق پر ہے یعنی وہ کتنا پیچیدہ ہے فریقین کا طرز عمل کیا ہے۔کیا ملزم قید ہے یا نہیں وغیرہ۔یہ حق ملزم کی درخواست کے ساتھ مشروط نہیں ہے کہ وہ بلاتاخیر ٹرائل کرنے کے لیے درخواست دے۔جو شخص پری ٹرائل حبس میں ہے اگر حد سے زیادہ تاخیر نہیں بھی ہوئی تو اس کو ٹرائل شروع ہونے سے قبل رہا کیا جاسکتا ہے۔

بذات خود یا لیگل کونسل کے ذریعے دفاع کا حق:-

The Right to defend oneself in person or through legal counsel

فوجداری ٹرائل میں مشاورت کا حق پری ٹرائل مرحلے میں ٹرائل کے دوران دفاع کے حق کے ساتھ مربوط ہے۔جیسا کہ آرٹیکل (3)(d) 14 میں مذکور ہے۔جس کے مطابق ہر شخص اپنے خلاف فوجداری الزام کی تعیین میں اس امر کا حقدار ہے کہ اس کا اپنی موجودگی میں ٹرائل کیا جائے۔اور یہ کہ وہ خود اپنا دفاع کر سکے یا اپنی پسند کی قانونی امداد کے ذریعے اور یہ کہ اس کو مطلع کیا جائے اگر اس کے پاس قانونی مدد موجود نا ہو تو اس کے اس حق کا اور جہاں انصاف کا تقاضا ہو وہاں وہاں اس کو قانونی مدد دی جائے۔اور اگر یہ قانونی مدد کے لیے ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس کو مفت قانونی مدد فراہم کی جائے۔

اس آرٹیکل میں درج ذیل حقوق شامل ہیں۔

- اپنی موجودگی میں ٹرائل کا حق: یہ ایسا حق کی جس کی تشریح میں بہت اختلاف ہے۔ملزم کی غیر موجودگی میں اس کے ٹرائل کی اجازت اس حق کے لفظی معنی کے مطابق جائز نہیں ہے۔اسی تاثر کو بہت سی بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں اور زمانہ قریب میں سٹیٹوٹس آف انٹرنیشنل کریمنل کورٹ نے بھی لیا ہے۔(آئی سی سی پی آر آرٹیکل 67(d))تاہم ہیومن رائیٹس کمیٹی کے مطابق مخصوص حالات میں غیر حاضری میں بھی ٹرائل ہو سکتا ہے۔اگر ریاست ہر ممکنہ کوشش کرتی ہے کہ ملزم کو عدالتی کاروائیوں کے بارے میں مطلع کر دے تاکہ وہ اپنے دفاع کی تیاری کر سکے۔[17]
- بذات خود اپنا دفاع کرنا۔
- اپنی پسند کی کونسل کا حق
- کونسل سے مشاورت کے حق کے بارے میں آگاہی کا حق۔
- مفت قانونی مدد کا حق۔

مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر وہ شخص جس پر فوجداری جرم عائد کیا گیا ہو اس کا اولین حق یہ ہے کہ وہ اپنا دفاع کرے۔تاہم وہ دفاعی کونسل کی مدد بھی حاصل کر سکتا ہے-تاہم، وہ اس حق سے دستبرداری کر سکتا ہے اور اس کے بجائے دفاعی وکیل کا استعمال کر سکتا ہے، جب کہ عدالت اسے اس کے کونسل تک رسائی کے حق سے آگاہ کرے گی۔اصولی طور پر یہ اپنی پسند کا وکیل چن سکتا ہے اگر وہ خرچہ برداشت کر سکے۔لیکن اگر

معاشی ذرائع کی کمی درپیش ہو تو اس کو حق ہے کہ عدالت کے ذریعے مفت دفاعی کونسل تعینات کروائے اگر یہ انصاف کی فراہمی کے لیے ضروری ہو۔انصاف کی فراہمی کے تقاضہ کا مدار اصولی طور پر جرم کی سنگینی اور ممکنہ حد سے زیادہ سزا پر ہے [18]۔ہیومن رائیٹس کمیٹی نے یہ قرار دیا کہ کوئی شخص جس پر ایسا جرم عائد ہے جس کی سزا موت ہے بالضرور کونسل فراہم کی جانی چاہئیے۔[19]تاہم اگر تیز رفتاری کا مرتکب ملزم ہو تو اس کو ریاست کے خرچے پر کونسل فراہم کرنا ضروری نہیں ہے [20]۔انٹر امریکن سسٹم میں عادلانہ سماعت کو یقینی بنانے کے لیے کونسل مہیا کرنا ضروری ہے۔[21]آئی سی سی پی آر کے بیانیے کے مطابق کونسل کا حق فوجداری کارروائی کے تمام مراحل میں بشمول ابتدائی اور پری ٹرائل حبس میں حاصل ہوتا ہے۔[22]عدالت کی جانب سے کونسل کی تعیناتی فیئر ٹرائل کے اصول سے متصادم ہو گی اگر ملزم کو اپنی پسند کا وکیل میسر ہو اور اس کی نمائندگی کے لیے رضامند بھی ہو۔[23]ہیومن رائیٹس کمیٹی نے یہ فیصلہ دیا کہ فوجی عدالت نے مقرر کردہ اٹارنیز میں سے ایک کو چننے کی قید لگانے سے مدعیٰ علیہ کے اپنے پسند کے وکیل کو چننے کے حق کے خلاف ورزی کی ہے [24]عدالت کی طرف سے مقرر کردہ کونسل کو ملزم کے دفاع کے قابل ہونا چاہیے یعنی کونسل اپنی پیشہ ورانہ کارروائی آزادانہ کر سکے اور حقیقتاً ملزم کے حق میں وکالت کرے۔[25]

گواہوں کی جانچ کا حق:The Right to examine Witnesses

کسی بھی فوجداری الزام کے عائد ہونے کی تعیین میں ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے خلاف پیش کیے جانے والے گواہوں کو اسی طرح جانچے جس طرح اس کے لیے گواہوں کی جانچ ہو۔یہ دراصل فریقین کے لیے دفاعی پہلو میں مساوات equality of Arms کے اصول کا اہم عنصر ہے۔اس امر کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ دفاع کا غیر محدود حق نہیں ہوتا کہ وہ گواہوں کی لازمی حاضری حاصل کرے مدعیٰ علیہ کے لیے۔لیکن جیسے وہ اپنے خلاف پیش کیے جانے والے گواہوں کی جانچ کر سکتا ہے انہی شرائط پر وہ اپنے حق میں پیش کیے گئے گواہوں کی حاضری طلب کرے۔عدالت کو یہ حق حاصل ہے وہ گواہوں کو سمن جاری کر سکتا ہے لیکن عدالت کے لیے ضروری ہے کہ یہ کام فیئر نس کے اصول اور فریقین کے لیے دفاعی پہلو میں مساوات کو پیش نظر رکھ کر کرے جو نتیجۃً اس بات کو ضروری بناتا ہے فریقین کے ساتھ مساویانہ سلوک برتاؤ کیا جائے گواہی کی بابت یعنی گواہوں کی تفتیش کے ذریعے [26]۔آرٹیکل 14(3)(e) کی تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ پروسیکوشن کے لیے ضروری ہے کہ ڈیفنس کو گواہوں کی بابت اطلاع دے جن کو وہ ٹرائل سے قبل معقول وقت کے اندر بلانا چاہتا ہے تاکہ مدعیٰ علیہ کے پاس اتنا وقت ہو کہ وہ اپنا دفاع تیار کر سکے۔مدعیٰ علیہ کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ گواہوں کی شناخت کے دوران موجود ہوں اور مخصوص حالات میں اس کو اس حق سے مستثنیٰ بھی کیا جا سکتا ہے۔جیسے گواہ کو مدعیٰ علیہ سے reprisal کا خوف ہو۔مدعیٰ علیہ کے گواہوں کو جانچنے کے حق کی خلاف ورزی سے بچنے کے لیے عدالت کے لیے ضروری ہے کہ ممکنہ reprisal کے دعویٰ کو پرکھے کرے اور مدعیٰ علیہ کو کمرہ عدالت سے نکالنے کی اجازت صرف valid مواقع پر دے۔تاہم مدعیٰ علیہ اور کونسل دونوں کی عدم موجودگی میں گواہوں کی جانچ نہیں کی جا سکتی اسی طرح نامعلوم گواہ کی گواہی جس میں مدعیٰ علیہ اپنے خلاف پیش کردہ گواہوں کی جانچ حاصل کر سکتا ہے۔[27]تاہم یورپین کورٹ نے نامعلوم گواہ کی گواہی کو محدود مقدمات میں اجازت دی ہے۔جیسے کیس کے تفتیشی مرحلے میں [28]

مترجم کا حق:- The Right to an Interpreter

کسی بھی عائد کردہ فوجداری الزام کی تعیین میں آرٹیکل (f)(3)14 کے مطابق[29] ہر شخص کو مترجم کی مفت سہولت کا حق حاصل ہے اگر وہ عدالت میں استعمال ہونے والی زبان کو سمجھ یا بول نا سکتا ہو۔ اس آرٹیکل میں جو بنیادی مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ 'عدالت میں استعمال کردہ زبان' اس کی کیا تشریح معتبر ہے ؟ اس اصطلاح کا جو ظاہری طور پر مطلب سمجھ آتا ہے اس کے مطابق تو اس سے زبانی کارروائی مراد ہے۔ تحریری دستاویزات کے ترجمہ کا حق وضاحت سے تو اس میں نہیں ہے۔ سکالرلی رائٹنگز اور ہیومن رائٹس باڈیز کا طرز عمل دونوں میں یہی قرار دیا جاتا ہے کہ مترجم کا حق حاصل ہونے میں تمام متعلقہ دستاویزات کا ترجمہ بھی شامل ہے۔[30] مترجم کے حق کا دعویٰ مشتبہ شخص اور ملزم جس کی تفتیش ہو رہی ہو پولیس کے ذریعے یا تفتیشی جج کے ذریعے پری ٹرائل مرحلہ میں مترجم کے حق کا حاصل ہونا مساوی طور پر کسی ملک کے باشندے اور غیر ملکی دونوں کے لیے ہوگا[31] لیکن ایسا شخص اس حق کا مطالبہ نہیں کر سکتا جو عدالت کی زبان میں مہارت رکھتا ہو۔[32] جب یہ حق مدعیٰ علیہ کو دیا جائے تو یہ مفت ہوگا اور جرم کے ثبوت پر اس سے ادائیگی کا تقاضا نہیں کیا جائے گا۔

اعتراف جرم پر مجبور کرنے کی ممانعت:

The Prohibition of self-incrimination

آرٹیکل (g)(3)14 کے مطابق کسی کے خلاف عائد کردہ کسی فوجداری الزام کی تعیین میں کسی بھی ملزم کو مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ اپنے خلاف گواہی دے یا اعتراف جرم کرے۔[33]

اس آرٹیکل کا مقصد یہ ہے کہ ہر قسم کے جسمانی و ذہنی جبر کی ممانعت ہے چاہے وہ ٹرائل سے پہلے ہو یا ٹرائل کے دوران جس کے ذریعے ملزم کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے خلاف گواہی دے یا اعتراف جرم کرے۔ یہ مسلمہ تشریح ہے کہ اس طرح کی گواہی ٹرائل میں قابل قبول نہیں ہوتی[34]۔ جج کو یہ اختیار حاصل ہونا ضروری ہے کہ وہ کاروائی کے کسی بھی مرحلے میں جبر یا تشدد کے الزام کو consider کرے۔[35] علاوہ ازیں ملزم کی طرف سے خاموشی کو اس کے خلاف بطور دلیل یا اس کے جرم کے ثبوت کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا اور اس کے خاموش رہنے کے حق کے استعمال سے الٹ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔[36]

فوجداری قوانین کے قدیم نفاذ کی عملداری کی ممانعت:-

The Prohibition on retroactive application of criminal Laws

آئی سی سی پی آر کے آرٹیکل (1)15 کے مطابق nullum crimen (a crime must be provided for by law) sine lege جرم قانون سے ثابت ہونا چاہیے۔[37] یہ آرٹیکل درحقیقت قانونیت کے اصول کو بیان کرتا ہے جس کے مطابق کسی بھی شخص کو کسی فوجداری جرم کا مجرم نہیں گردانا جائے گا کسی ایسے عمل یا غلطی کی وجہ سے جو قومی یا بین الاقوامی قانون میں ارتکاب کے وقت فوجداری جرم شمار نہیں ہوتا۔ یہ آئی سی سی پی آر کے آرٹیکل (2)4 کے مطابق ناقابل تنسیخ حقوق میں سے ایک ہے۔ پرنسپل آف لیگیلٹی یہ ہے کہ ریاستوں کی ذمہ داری ہے وہ فوجداری جرائم کی تعریف کریں قانون کی رو سے یا سٹیٹیوٹس کی شکل میں یا کامن لاء جو مکتوب ہو لیکن

سب کی رسائی میں ہوں۔ اس سلسلہ میں یہ اہم امر ہے فوجداری جرائم کے قدیم نفاذ کی عملداری کی ممانعت تمام فوجداری جرائم کو شامل ہے جو تمام ملکی اور بین الاقوامی قانون میں پائے جاتے ہوں چاہے ان بین الاقوامی قوانین کی بنیاد ٹریٹی پر ہو یا کسٹمری ہوں۔ (سفحہ نمبر 20 کے فٹ نوٹ 103 کا ترجمہ لکھنا ہے) بین الاقوامی قانون کا ریفرنس اس لیے شامل کیا گیا ہے تاکہ کوئی بین الاقوامی انصاف سے فرار نا چاہے۔ اس بات کا دعوی کرتے ہوئے کہ یہ عمل یا غلطی قومی قانون کے تحت جرم شمار نہیں ہوتا۔ اور دوسری جانب اس کا مقصد لوگوں کو بین الاقوامی قانون کے قدیم نفاذ سے محفوظ رکھنا ہے۔ آرٹیکل 15(1) کے مطابق سزا اس جرم پر نہیں دی جاسکتی جو ارتکاب کے وقت قومی یا بین الاقوامی قانون میں جرم شمار نہیں ہوتا تھا۔ مزید برآں آرٹیکل 15(1) کے تحت جرم کے ارتکب کے وقت جو سزا قابل تنفیذ تھی کسی خاص جرم کے لیے اس سے بھاری سزا نہیں دی جائے گی۔ فوجداری سزاؤں کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے آرٹیکل 15(1) کے مطابق ریاستیں اس بات کی پابند ہیں کہ retroactively apply کریں ہلکی سزا if it is subsequently provided for by law یہ صرف ان صورتوں میں اپلائی ہوسکتی ہے جہاں سزا الٹ ناہو سکتی ہو۔ تاہم چند استثنائی صورتیں ایسے مقدمات کو شامل ہیں جن میں عمر قید کی سزا یا سزائے موت یا سخت سزا ہو۔[38]

دوہری سزا کی ممانعت:- The Prohibition on double Jeopardy

آرٹیکل (7)14 کے مطابق کسی بھی شخص کا ٹرائل یا سزا دوبارہ ایسے جرم کے لیے نہیں دی جاسکتی جس میں وہ حتمی طور پر مجرم پایا گیا تھا یا بری کر دیا گیا۔ ہر ملک کے قانون اور پینل پروسیجر کے مطابق۔[39] دوہری سزا کی ممانعت **(nebis in idem)** کا مقصد ایک ہی جرم میں دومرتبہ ٹرائل یا سزا سے بچانا ہے یہاں اصل سوال یہ ہے کہ اس حق سے متعلقہ دائرہ اختیار کیا ہے؟

کچھ تشریحات کے مطابق جیسے HRC ہیومن رائٹس کمیٹی، کسی ایک ملک کے دائرہ اختیار کے اندر اندر دوہری سزا کی ممانعت کا اطلاق ایک ہی جرم میں دوبارہ ٹرائل کو روکنے کے لیے ہے۔ لیکن یہ دو یا زیادہ ریاستوں کے قومی دائرہ اختیار کے اعتبار سے درست نہیں ہوگا۔[40] بعض کے نزدیک یہ اصول عمومی اور ایبسلوٹ too absolute ہے۔ ایک دلچسپ سوال یہاں انٹرنیشنل کریمنل ٹریبونل برائے یوگوسلاوہ اور روانڈہ ICTYR اور آئی سی سی ICC کے منتظمین نے اٹھایا ہے کہ قومی دائرہ اختیار میں کاروائیوں کی تکمیل کے بعد ان ٹریبونلز سے کسی شخص کا دوبارہ ٹرائل کیا جانا مخصوص حالات میں جس کی اجازت ہو آیا وہ دوہری سزا کے اصول کی خلاف ورزی ہوگی؟ تو اس کا یہ جواب دیا گیا کہ یہ مروج نظریے کے مطابق خلاف ورزی نہیں ہوگی۔[41]

خلاصہ بحث:

انٹرنیشنل کنونشن برائے شہری وسیاسی حقوق کا آرٹیکل 14 ملزم کے لیے تین مراحل میں حقوق فراہم کرتا ہے۔ یعنی ٹرائل شروع ہونے سے پہلے، ٹرائل کے دوران اور ٹرائل کے بعد۔ ٹرائل کے دوران ملزم کے لیے جن ضمانتوں کو آرٹیکل 14 متضمن ہے ان کی فراہمی بلاتاخیر اور مساوی بنیادوں پر انصاف کی فراہمی کو یقینی بناتی ہے اور یہ کنونشن ممبر ریاستوں کے لیے اس امر پر زور دیتا ہے کی اس میں موجود تمام حقوق

کو ریاستیں اپنے ملکی قوانین کا حصہ بنائیں تا کہ صحیح معنوں میں عوام کو انصاف مل سکے۔

References

1 Human Rights Committee, General Comment 1, para 4
2 European Convention , Art 6(1), American Convention, Art.8, ICC Statute Art.67(1)
3 European Convention, Article:6(1), American Convention, Article:8 (5)
4 European Convention , Art.6 (1), American Convention, Art, 8 (1), 27 (2), African Charter, Art.7(1),26
5 The Final Report,67
6 Basic Principles on the Independence of the Judiciary, Principle,10
7 European Convention, Art 6(2), American Convention, Art 8(2), African Charter, Art 7 (1)(b), ICC Statutes, Art 66(1)
8 The Final Report,76, General Comment,para7,ICC Statues ,Art 66
9 General comment, para 7
10 ICCPR, Art 14 (3)(a)
11 European Convention , Art 6 (3)(b), American Convention, Art 8 (2) (c), African Commission Resolution, Art (E)(1),ICC Statutes, Art 67(1)(b), 67 (2)
12 Basic Principles on the Role of Lawyers, Principle 21
13 General Comment , Para 9, Basic Principles on Lawyers, Principle 21
14 XV Austria (7338/75) 5th July 1977, 9 Dr50
15 Haasev Federal Republic of Germany (7412/76,12 July 1977,11 DR78
16 Nowak Commentary,257
17 Daniel Monguya Mbenge et al.V.Zaire (16/1977), 25 March 1983, selected decisions of the Human Rights Committee under the optional protocol, ICCPR,Vol.2,17-34 session (Oct,1982, April 1988) United Nations Publications, sales No.E.89.XIV.I,78
18 Nowak Commentary, 259-260
19 Henry and Douglas V. Janaica 571/1994, 26 July 1996, UN DOC CCPR/C/57/D/571/1994 Para 9.2
20 OF V Norway (158/1983) 26 Oct,1984, 2 sel. Dec 44
21 Inter-American court, Advisory Opinion of Aug,1990 OC 11/90, Exceptions to the exhaustion of Domestic Remedies, OAS/Ser.L/V/11123 Doc 12rev 1991, para 25-28
22 Nowak Commentary,256 & the Final Report at 71, Henry and Douglas V Jamaica (571/1994),26 July, 1996, UN Doc CCPR/C/57/D/571/1994,para 9,2
23 Estrella V Uruguay (71/180) 29 March 1983,95
24 Basic Principles on the Role of Lawyers, Principle 5
25 General Comment para 9, Basic Principles on the Role of Lawyers, principle 6
26 Nowak Commentry,262
27 The Final Report, para 60(j) 77,Human Rights Committee concluding observations on Colombia, UN Doc CCPR/C/79/Ada.761 April 1997,para 21,40 (criticism of the Colombian practice of suppressing the names of judges, prosecutors & Witnesses in regional courts dealing with certain drug, terrorism rebellion and weapon crimes)
28 Dorson V. The Netherlands, 26 March 1996, 2 ser A 470, para 69. Decision of the ICTY in prosecutor V. Tadic, prosecutor's motion requesting protective measures for victims and witnesses 10 Aug, 1995
29 European Convention, Article 6(3) e, American Convention, Article 8(2) (a), African Commission Resolution, para 2 (E) (4), ICC Statutes, Article 67(1) (f)

[30] For example, the inter-American Commission consider the right to translation of documents as fundamental to due process (Report on the situation of Human Rights of a segment of the Nicaraguan population of Miskito origin, OEA ser. L/V/11.62, doc10, rev.3 1983)
[31] General Comment, para 13
[32] Cadoret and Bihan V France (221/1987 & 323/1988), April 11,1991, Report to HRC (A/46/40),1991 at 219
[33] American Convention, Art 8 (2) (g), 8(3), ICC Statutes, Art 55(1)(a) pretrial and 67 (1)(g)
[34] CAT,Art,15, prohibition on the use of evidence, Art 10, Inter-American Convention on Torture, General Comment13, para 14, European court in Murray V United Kingdom 41/1994/488/570,8Feburary1996, para 45
[35] General Comment, para 15
[36] The Final Report, Art 58 (b),76,ICCPR,Art 14 (4)pertaining to the right of Juvenile persons has been omitted from this review
[37] European Convention ,Art 7, American Convention, Art 9, African Charter Art, 7(2),ICC Statutes, Art 22
[38] Nowak Commentary, 279-280
[39] Art 4 of Protocol 7 to the European Convention, Art 20 of the ICC Statutes, Art 8(4) of the American Convention is different in that the prohibition applies only if the accused has been previously acquitted, but then the prohibition is not limited to retrial on the same charge, no charge arising out of same facts, the same cause may be perused.
[40] Nowak Commentary,273
[41] ICC Statutes, Art 20, Statute of the ICTY, Art 10, Statute of ICTR, Art 9